آہ! شہیدِ ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ

تحریر: جناب مولانا عبدالصمد صاحب (ریالہ)

علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم صلاحیتوں اور بہترین خوبیوں کا حامل بنایا تھا اگر تمام علوم قدیمہ و جدیدہ کی لازوال دولت سے مالامال تھے تو اعلیٰ ذہانت و فطانت کی خداداد نعمت کے بھی مالک تھے۔ اگر سیاسی بصیرت اور تمدنی و عمرانی شعور میں کمال حاصل تھا تو جرأت اور خود اعتمادی جیسی بلند صفات میں بھی آپ کا ثانی دنیائے اسلام میں ڈھونڈھے سے نہیں ملے گا۔ اگر ایمان و تقویٰ کے مراتب اعلیٰ پر کامیاب و کامران تھے تو استقامت اور پامردی میں بھی وہ مقام حاصل تھا کہ بادشاہوں کے خزانے اور فرعونوں کے مظالم بھی آپ کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکتے تھے اگر آپ کے دل میں افتراق و انتشار امت اور اندھی تقلید کے خلاف کمال نفرت تھی تو اتحادِ امتِ مسلمہ کی دعوت اور جماعت حقہ کی خدمت کا بے لوث جذبہ بھی بدرجۂ اتم موجود تھا اگر آپ عرب و عجم کے عظیم ترین اور بے مثل خطیب و مقرر تھے۔ تو تصنیفی اور تالیفی میدان میں بھی اپنی نظیر آپ تھے۔ کمالِ علمی کی دولت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینوی مال و ثروت سے بھی نوازا تھا۔

پیکرِ دیانت و تقویٰ

اللہ تعالیٰ نے علامہؒ کو دل و نگاہ مسلمان عطا کئے تھے یقیناً آپ کا دل ایک کامل مومن کا دل تھا اور آپ کی نگاہ ایک کامل مومن کی نگاہ تھی۔ آپ نے ہمیشہ ان دونوں کو پاک رکھا اور پاک رکھنے کی تلقین کی۔ آپ جس وقت گوجرانوالہ میں زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے تھے۔ انہیں دنوں ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور کے ایک رکن سید محمد جعفر شاہ پھلواری صاحب نے موسیقی کے جواز میں ایک کتاب لکھ ڈالی تو آپ نے انہی دنوں موسیقی کے رد میں "موسیقی اور اسلام" کے عنوان سے مختلف رسالوں میں ایک قسط وار مضمون شائع کروایا۔ پھر آپ نے اسی موضوع پر ترجمان الحدیث لاہور شمارہ جون ۱۹۷۰ء سے مسلسل سارا سال "موسیقی اور اسلام" کے نام سے قسط وار مضامین شائع کئے آپ نے موسیقی کے رد میں وہ دلائل پیش کئے کہ تا قیامت نام نہاد رنگین مزاج علماء ان کا رد نہیں کر سکتے۔

آپ کو بچپن ہی سے گانے بجانے اور دیگر لغویات سے بیحد نفرت تھی آپ نے کبھی طالب علمی کے دور میں بھی تماشہ گاہوں کا رخ نہیں کیا بلکہ علمی تحقیقی مجالس اور ادبی اجتماعوں میں شریک ہوتے تھے۔

گوجرانوالہ کی ادبی و علمی محافل کے باقاعدہ ممبر تھے۔ ماڈل ہائی سکول میں ایک ہفتہ وار محفل منعقد ہوتی تھی جس میں اس مجلس کے ممبر اپنے اپنے مضامین وغیرہ پیش کرتے ایک دفعہ آپ نے اسلام اور شاعری پر مضمون اور ایک دفعہ ایک نظم سنائی۔ اسی طرح اکثر نئی تخلیقات پیش کرتے۔

عام طور پر لوگ کھوکھلی تقاریر جھاڑتے رہتے ہیں یہ لوگ "اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت" کا مصداق بنتے ہیں۔ مگر حضرت علامہ رحمہ جس چیز کو حق سمجھتے اس پر خود بھی عمل کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی نصیحت فرماتے۔ آپ سودی کاروبار کی تمام شقوں کو حرام گردانتے تھے اور ایک پیسہ بھی مشکوک مال کا اپنے حساب میں نہیں آنے دیتے تھے۔ جب آپ نے ماہنامہ ترجمان الحدیث اور ادارہ ترجمان السنہ کی بنیاد رکھی تو اس وقت سے تین چار سال تک ان دونوں اداروں کا انتظام میرے ہی سپرد تھا۔ میں نے یہ دیکھا کہ آپ کاروباری امور میں خواہ ان کا تعلق بنکوں سے ہو یا دوسرے اداروں سے نہایت محتاط تھے۔ بلکہ آپ بنکوں کے کھاتہ شراکت کو بھی سود ہی قرار دیتے ہوئے اس سے دور ہی رہتے تھے۔ رقوم کی ادائیگی میں ایک لمحہ بھی تاخیر کو روا نہ رکھتے تھے اس کے برعکس اگر خود کسی سے لینا ہوتا تو انتہائی بردباری کو کام میں لاتے تھے۔۔۔ مجھے یاد ہے کہ کھٹا ویسٹ اینڈ ٹلی کالریز خوشاب کے کوئلے کا اشتہار ماہنامہ ترجمان الحدیث ۱۹۶۹ / ۱۹۷۰ء کے چند شماروں میں اشاعت کے لئے دیا گیا جو ان شماروں میں پورے صفحہ میں اشتہار چھپتا رہا۔ مگر جب بل لے کر میں اس فیکٹری کے مالک کے پاس گیا تو اس نے ایک دو دفعہ تو بل دینے کا وعدہ کیا مگر آخر میں یہ کہہ کر ادائیگی سے انکار ہی کر دیا کہ اس اشتہار سے ہمیں نقصان ہوا ہے۔ کیونکہ مانگ کے مطابق ہم کوئلہ مہیا نہ کر سکے۔ اس طرح ہمیں اشتہار کا کوئی فائدہ نہیں ہوا لہٰذا یہ بل ہم ادا نہیں کریں گے۔ میں نے علامہ رحمہ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے آئندہ کیلئے اشتہار کی طباعت رکوا دی اور واجب الادا رقم کا مطالبہ ترک کر دیا۔ جو اب تک اس فیکٹری کے نام بقایا ہے۔ دوسرے اداروں سے بھی آپ اسی طرح معاملہ فرماتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی۔ اور نہ ہی کسی کا حق دبایا اور نہ کسی کا اپنے نام پر بقایا رکھا ہے۔ آپ انتہائی خدا ترس انسان تھے۔

خدمت دین کا جذبہ اور کامل خود اعتمادی

اللہ تعالیٰ نے علامہ مرحوم کو خدمت دین حق کے

بے باک اور بے لوث جذبہ سے مالامال فرمایا تھا۔ اور آپ کامل خود اعتمادی اور استقامت کا پیکر تھے آپ نے کبھی لالچ اور طمع کو قریب تک نہ آنے دیا کیونکہ آپ کے والدِ محترم نے آپ کی تربیت ہی اسی طرح فرمائی تھی۔ جتنا عرصہ آپ دینی مدارس میں زیر تعلیم رہے آپ کے تمام اخراجات وانتظامات اپنے والد کے ذمہ تھے جب آپ گوجرانوالہ جامعہ اسلامیہ میں پڑھتے تھے تو آپ کے والد صاحب آپ کا کھانا ایک ملازم کے ذریعہ صبح وشام مسجد میں پہنچا دیتے تھے۔ پھر جب آپ جامعہ سلفیہ میں تشریف لے گئے تو وہاں بھی آپ نے اپنے اخراجات پر تعلیم حاصل کی۔ زکوٰۃ کی رقم جو مدارس میں طلبہ پر استعمال کی جاتی ہے۔ آپ اس سے مکمل اجتناب کرتے تھے۔

آپ نے اپنی ساری زندگی خدمتِ دین میں صرف کی اور اسی عظیم کام کی انجام دہی اور دین کی سربلندی میں اپنی جان کا نذرانہ رب کائنات کے حضور پیش کر دیا۔ آپ نے دین حق کی خدمت تقریر وتحریر دونوں طرح سے کی۔ آپ ہر شہر وقریہ میں تقریر کے لئے جاتے تھے پاکستان کے علاوہ دیگر ملکوں کی دعوتوں اور تبلیغی پروگرام میں شریک ہوتے تھے۔ بلکہ جس جلسہ میں آپ شریک نہ ہو سکتے وہ جلسہ اتنا کامیاب تصور نہ کیا جاتا تھا۔ ہر جگہ آپ کا تشریف لے جانا مشکل تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس مردِ آہن کو بہت بڑی ہمت اور طاقت عطا کر رکھی تھی۔ ہمارے چھوٹے سے گاؤں ریالہ میں بھی آپ کئی دفعہ تشریف لائے۔ پہلی مرتبہ تو آپ نے آکر ایک دن میں ہماری بیس سالہ تفریق اور ناراضگی کو مٹا کر سب کو باہم شیر وشکر کر دیا تھا حالانکہ بیس سال تک ہم ایک دوسرے کے جنازوں تک میں شریک نہ ہوتے تھے۔ آپ جہاں تقریر کیلئے جاتے اور اپنے اخراجات پر جاتے اور کسی سے کچھ بھی قبول نہ کرتے۔ آپ خود بے مثل اور بے بدل خطیب تھے اور اس کے ساتھ ساتھ علماء کی ایک ایسی ٹیم بنا دی تھی جو یہ کام مفت کرتی جہاں بھی ضرورت ہوتی یہ جماعت پاکستان کے کونے کونے میں تبلیغ حق کیلئے اپنے اخراجات پر جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو درجہ اول کا فصیح وبلیغ اور جہیر الصوت خطیب بنایا تھا۔ آپ کو عربی فارسی اور اردو پر مکمل عبور تھا۔ جب آپ عربی میں تقریر فرماتے تو عرب علماء وخطباء بھی دنگ رہ جاتے اور وہ آپ کو عرب کے بھی عظیم ترین اور مؤثر ترین خطیب قرار دیتے تھے۔ شاید ہی کوئی ایسا مہینہ گزرتا ہو کہ جس میں آپ بیرونی ممالک کے دورے پر نہ جاتے ہوں اور یہ دورے اکثر تبلیغی ہی ہوتے تھے۔ اس طرح دنیا کے تمام ممالک میں ہر ایک فرد آپ سے ایک عظیم مذہبی وسیاسی قائد کی حیثیت سے متعارف تھا۔

آپ ستمبر ۱۹۶۷ء سے لے کر ساری زندگی مستقل طور پر چینیانوالی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ کچھ عرصہ آپ نے صبح کا روزانہ درس بھی چینیانوالی مسجد میں شروع کیا تھا مگر کثرتِ مشاغل اور آئے روز کی تبلیغی دوروں کی وجہ سے اس کا تسلسل قائم نہ رکھ سکے۔

آپ ساری زندگی چینیانوالی مسجد میں رمضان المبارک کی تراویح میں قرآن مجید سناتے رہے اور ہر روز تراویح میں پڑھے ہوئے قرآن مجید کا خلاصہ بیان کرتے رہے۔ آپ کی زبان سے نکلا ہوا۔ ایک ایک لفظ دلوں کو تڑپا کر ان میں جوش اور ولولہ بھر دیتا تھا اور مرے ہوئے دلوں کو زندگی اور جلا بخشتا تھا۔

آپ کے تمام خطبے، تقاریر اور دروس کو لوگ ریکارڈ کر کے لے جاتے تھے اور ان سے خود بھی استفادہ کرتے اور دیگر لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاتے۔

آپ یکم ستمبر ۱۹۶۷ء کو چینیانوالی مسجد میں خطیب مقرر ہوئے۔ اس سے دو ماہ قبل مولانا محمد اسحٰق صاحب رحمانی یہاں سے منتقل ہو کر سرگودھا میں چلے گئے تھے مگر آپ کو وہاں کی آب و ہوا موافق نہ آئی اس لئے کچھ بیمار رہنے لگے آخر دو ماہ بعد ۴ ستمبر ۱۹۶۷ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون)

چینیانوالی مسجد چونکہ فارغ تھی تو مولانا محمد اسماعیل صاحب امیر جمعیت اہلحدیث کے فرمانے پر آپ وہاں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمانے لگے۔

جب سے آپ میدان عمل میں آئے بسلسلہ خطبات، تقاریر اور دروس کے علاوہ تحریر کے ذریعہ بھی دین حق کی خدمت بطریق احسن انجام دیتے رہے۔ چنانچہ گوجرانوالہ میں طالبعلمی کے دور میں بھی مختلف اخبارات میں مضامین لکھتے رہے۔ پھر جب آپ سعودی عرب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو وہاں بھی یہ کام نہ چھوڑا اور مختلف عربی رسائل میں آپ کے عربی مضامین شائع ہوتے رہے۔ اس دوران آپ کے کئی مضامین پاکستانی اخبارات میں چھپتے رہے۔ اور اسی دوران آپ نے "القادیانیہ" تحریر فرمائی۔ جس میں مرزائیت کے چہرے سے نقاب کشائی کی گئی ہے۔

پھر جب آپ پاکستان تشریف لائے تو حضرت الامیر مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے جماعتی اخبار الاعتصام کی ادارت آپ کے حوالے کر دی۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل رحمہ اللہ ہی آپ کے پاکستان آنے کے لئے محرک اور رغبت دلانے والے تھے۔ جب آپ چھٹیوں میں پاکستان

آتے تھے تو لگتا ہے گا ہے چوک نیائیں میں آپ کی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔ سعودی حکومت آپ کو تبلیغی امور پر اپنی تنخواہ اور اخراجات پر متعین کرنا چاہتی تھی مگر آپ نے یہ پیشکش قبول نہ کی اور اپنے وطن میں جماعت اور قوم کی خدمت کو ترجیح دی۔ یہاں بھی علامہ علاؤ الدین صدیقی وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے آپ کو پروفیسری کی پیشکش کی مگر آپ نے آزاد رہ کر خدمت کرنے کو ترجیح دی۔

آپ نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو اخبار الاعتصام میں باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ آپ کے دلیر اور بے باک قلم نے اس اخبار کو فوراً ترقی دے کر کمال تک پہنچا دیا۔ جب آپ نے پاکستان میں صحافت میں قدم رکھا تو آپ کے حق گو اور حق نویس قلم سے کسی کی کج روی نہ بچ سکی۔ آپ ہمیشہ باطل کے سامنے سینہ سپر رہے۔ اور حق کی آواز کو بلند رکھا۔ اس ضمن میں کبھی تو آپ حکومت کو اس کی غلط پالیسیوں اور غلط روشوں پر ٹوکتے تھے۔ اور کبھی سیاسی جماعتوں یا مذہبی فرقوں کو آپ حق کی طرف موڑنے کی کوشش کرتے۔ آپ کو حق کے معاملے میں مداہنت یا ڈھیلا پن برداشت نہیں تھا۔ آپ کے راستے میں مشکلات بھی آئیں مصائب سے بھی دوچار ہونا پڑا مگر آپ اپنی منزل مقصود کی طرف نہایت ثابت قدمی اور عزم و استقلال سے گامزن رہے۔

آپ نے اپنا ذاتی مجلہ "ترجمان الحدیث" نومبر ۱۹۶۹ء کو شائع کیا۔ جس کے ذریعے آپ نے آخری دم تک قلمی جہاد جاری رکھا۔ حکومت کی طرف سے کئی دفعہ نوٹس موصول ہوئے۔ مگر آپ حق گوئی سے باز نہ آئے۔ جب بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا تو آپ کا حقیقت نگار قلم فوراً حرکت میں آگیا۔ ماہنامہ فتنہ سوشلزم، انکار حدیث، مرزائیت وغیرہ کے خلاف خصوصیت سے برسر پیکار رہا۔ علمی، ادبی، تحقیقی اور سیاسی لحاظ سے اس رسالہ کے تمام پرچے ایک نہایت قیمتی سرمایہ ہیں۔ آپ کا قلم کبھی بھی باطل اور طاغوت سے دبایا یا جھکایا نہ جا سکا۔ بسا اوقات پریس کے مالک شیخ محمد اشرف نے پرچہ چھاپنے سے انکار کر دیا۔ مگر علامہ صاحب کے تسلی دینے اور ہر قسم کی ذمہ داری اپنے سر لینے کی یقین دہانی سے وہ پرچہ چھاپ دیتے تھے۔

آپ کے قلمی جہاد کا ایک عظیم اور بین الاقوامی سلسلہ آپ کی کتب بھی ہیں۔

آپ کی اکثر کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم کئے گئے اور کئی کتب کے بیس سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ہر ایک ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ آپ کی یہ کتب اپنے مطالب و

مفاہیم میں مکمل اور کافی ہیں۔ ان کتب میں ان فرقوں کی اکاذیب اور دجلیات کی نقاب کشائی کی گئی ہے اور ان کی تعلیمات باطلہ انہیں کی کتب سے واضح کی گئی ہیں آپ کی ان کتب کی اہمیت دنیا کے تمام ممالک حکومتی اور عوامی سطح پر مسلمہ ہے اور یہ کتب ان کے مدارس و جامعات کے نصاب میں شامل اور لائبریریوں کی زینت ہیں۔

اتحادِ امت مسلمہ کا داعی

علامہ رحمہ اللہ افتراق و انتشار سے بے حد متنفر تھے اسی لئے آپ کی اکثر تقاریر صرف اتحادِ امت مسلمہ سے متعلق ہیں اسی لئے آپ مختلف فرقوں پر کتب تصنیف فرمائیں تاکہ وہ لوگ جو بھولے پن سے ان فرقوں سے منسلک ہیں وہ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہہ کر حق کی طرف رجوع کریں۔ اس سلسلہ میں آپ نے اصل مرض کی تشخیص فرماکر شخصیت پرستی اور اندھی تقلید کو اس کا اصل الاصول قرار دیا اور علاج کے لئے یہ آیت بیان فرمائی۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

یعنی تمام عقائد و اعمال، اقوال و افعال کو بوقتِ تنازع خدا اور رسولؐ کی طرف موڑو اور قرآن و حدیث پر پرکھو۔

ایک عظیم سیاستدان اور مدبر

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلند فکر اعلیٰ ذہانت کے ساتھ ساتھ طاقت گفتار اور عزم و استقلال نے آپ کو کمال تک پہنچا دیا تھا۔

آپ سیاستِ شرعیہ کے قائل تھے ایسی سیاست جس میں سیاست دان ہر روز نیا پینترا بدل کر مداری کی طرح نیا کرتب دکھاتے ہیں اس کے آپ قائل نہیں تھے جس بات کو حق سمجھا ڈنکے کی چوٹ اس کا اظہار کیا اور دلائل کے زور سے اس کو ثابت بھی کر دکھایا۔ جو بات غلط دیکھی بے خوف و خطر اس کے خلاف سینہ سپر ہو گئے اور یہ نہ دیکھا کہ تاج و تخت والے کہیں ناراض نہ ہو جائیں یا جبہ و دستار والے روٹھ نہ جائیں۔

آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

تو اگر کوئی مدبر ہے تو سن میری صدا
ہے دلیری دستِ اربابِ سیاست کا عصا

عرضِ مطلب سے جھجک جانا نہیں زیبا تجھے
نیک ہے نیت اگر تیری تو کیا پرواہ تجھے

بندۂ مومن کا دل بیم و ریا سے پاک ہے
قوتِ فرماں رواکے سامنے بے باک ہے

آپ ملک و وطن اور دین کے مخلص اور سچے خادم تھے۔ پاکستان کے حکمرانوں اور عوام کی ہر ہر نقل و حرکت اور سوچ و فکر پر آپ کڑی نظر رکھے ہوئے تھے اور ہر بات کا پس منظر اور پیش منظر جانتے تھے۔ آپ کی سیاسی خدمات بڑی وسیع ہیں۔ آپ ایک عظیم آزمودہ کار سیاست دان تھے۔ آپ کے خطبات، تقاریر اور مضامین آپکی سیاسی خدمات کا ایک وسیع سلسلہ ہے۔ آپ نے کٹنا تو سیکھا تھا مگر جھکنا نہیں سیکھا آپ اصولوں پر کٹ مرنا تو جانتے تھے مگر سودے بازی نہ کر سکتے تھے۔ ہر قسم کی تحریص و ترغیب کے دلفریب دام میں پھنسانے کی کوشش کی گئیں مگر آپ نے اپنا مقدس دامن ہر قسم کی تحریص سے بالکل پاک رکھا۔ آپ کو ڈرا دھمکا کر راستے سے ہٹانے کی بھی کوشش کی گئیں مگر چونکہ آپ کے دل میں غیر اللہ کے خوف کی جگہ ہی نہ تھی اس لئے آپ عزم و استقلال کا پہاڑ بن کر اپنے اس مطلوب و مقصود پر ثابت قدم رہے کہ اس اسلام کے نام پر لئے ہوئے ملک میں اسلامی قانون فوراً نافذ کیا جائے۔ ورنہ اسلام کی خاطر جان دے دینا ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

آخر کار آپ نے اپنے اکابر و اسلاف کی سنت زندہ کرتے ہوئے جماعت اہلحدیث کی قربانیوں کے تمام ریکارڈ توڑ کر نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ آپ کو بم کا نشانہ بنایا گیا مگر آپ کے عزم میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا۔ آپ کا آخری پیغام یہ ہے بموں کے دھماکے ہمیں کتاب و سنت کی دعوت سے نہیں روک سکتے۔

آپ کو اور آپ کے ہم سفروں کو ان کے اپنے شہر میں بم سے اس لئے اڑا دیا گیا کہ وہ اسلام کے نفاذ کا نام کیوں لیتے تھے۔ ؎

رقیبوں نے لکھائی ہے رپٹ جا جا کے تھانے میں کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

جب مجھے ریڈیو اور اخبارات کے ذریعے دھماکے کی خبر پہنچی ہے تو اس وقت میں اپنے گاؤں ریالہ میں تھا فوراً ایبٹ آباد جا کر آپ کے گھر فون کر کے خیریت معلوم کی۔ پھر اسی وقت لاہور روانہ ہو گیا رات بارہ بجے میو ہسپتال جا پہنچا۔ تو اس وقت آپ اپریشن روم میں تھے۔ دو بجے تک باہر انتظار کرتا رہا۔ فراغت کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی اور چار بجے تک آپ کی خدمت میں کھڑا رہا۔ آپ نہایت پرعزم اور باحوصلہ تھے۔ آپ کا روشن اور بارونق چہرہ اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے ؎

باقی صد ۱۴۴ پر